

نماز سے فراغت کے بعد دو گانہ تشکر ادا کیا ہے
 بے خودی شوق کی اور عرض تمنا ان سے
 نہیں معلوم کہ منہ سے میرے کیا کیا نکلا

نالہ کر لینے دیں اللہ نہ پھیریں احباب ضبط کرتا ہوں تو تکلیف سوا ہوتی ہے
 یا اکرم الاکرمین - یا رب البيت العتیق - اپنے گھر سے تمہارے اس سرِ پامین و برکت
 مقدس گھر تک کتنے حجاب اور موانع کے طبقات تھے، جو رفتہ رفتہ رفع ہوتے رہے۔ دوری
 کے وہ حجابات ختم ہو گئے ہیں۔ اب تو خانہ کعبہ سامنے ہے۔ یہ باب السلام ہے، اور یہ
 چاہ زمزم، سامنے مقام ابراہیمؑ اور بیت اللہ الجلیل، جس کے ارد گرد سفید پوش حجاج کرام
 طواف کر رہے ہیں۔ ادا اس کے کونہ ہیں یہ ہجوم حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے جمع ہے۔
 حضرت الشیخ حافظ الحدیث درخواستی صاحب مدظلہ کی بات یاد آئی۔ "قدم ہوں مسجد حرام
 میں اور نگاہیں خانہ کعبہ پر تمام الجھنیں دور ہو جاتی ہیں۔ اور قدم ہوں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
 میں، نگاہیں گنبد خضراء پر روایات و احادیث کے اشکالات رفع ہو جاتی ہیں۔"
 سناحتی نے کہا باب السلام (باب بنی شیبہ) کی طرف سے آکر حجر اسود کو بوسہ دینے
 سے طواف شروع کریں گے۔ تبلیہ پڑھتے جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہو۔ کیونکہ ناظر حرم
 کی دعا (جب اسکی اولین نگاہیں خانہ کعبہ پر پڑ رہی ہوں) مقبول و مستجاب ہے۔"
 باب السلام سے داخل ہوتے وقت مسنون دعا بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی
 رَسُوْلِ اللّٰهِ پڑھتے ہوئے آگے بڑھے، اسی اثنا میں وہ دعائیں پڑھنی چاہئیں جو رسائل حج میں درج
 ہیں۔ الحمد للہ کہ حجر اسود "باسانی تصیب ہوا۔ یہاں کسی کو دھکیلنے کی اجازت نہیں۔ ہمارے
 ہونٹوں کی بلند بختی کا کیا کہنا کہ حجر اسود "کی تقبیل سے لطف اندوز ہوئے۔"

حجر اسود | "حجر" کے معنی پتھر اور "اسود" کے معنی ہیں کالا۔ اس کا بے پتھر کا رنگ عقیق سیاہ
 کی طرح ہے۔ اس کا مکمل دور دو فٹ یا کم و بیش ہے۔ یہ پتھر بیت اللہ کے جانب مشرق و
 جنوب کے گوشہ میں باہر کی طرف دیوار میں ایک گز کی بلندی پر جڑا ہوا ہے۔ اس کے متفرق
 ٹکڑوں کو چاندی کے خول میں یکجا جمع کر دیا گیا ہے کہتے ہیں کہ یہ چاندی کا خول عبد اللہ ابن زبیر
 (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ہاتھوں کا لگا ہوا ہے جبکہ ۳۳ھ میں حصین ابن نمیر نے یزید بن معاویہ
 کے حکم پر مکہ معظمہ پر فوج کشی کی اور "ابن قیس" پہاڑی پر مجاہدین نصب کر کے پتھر برسائے تو

منجھتی سنگ باری سے حجر اسود کئی ٹکڑے ہو گیا۔ ابن زبیرؓ نے ان ٹکڑوں کو چاندی کے حلقے میں جمع کر دیا۔ یہ پتھر حضرت ”ابراہیم“ علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں کا نصب شدہ ہے۔ اس لئے متبرک ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بوسہ دیا ہے۔ صحابہ کرامؓ، تابعینؓ، تبع تابعینؓ ائمہ مجتہدین و مفسرین اور ہر قرن کے اولیاء اللہ اور صلحائے امت نے اسکو بوسہ دیا ہے اور قیامت تک زائرین حرم اسے بوسہ دیتے رہیں گے، کتنی خوش بختی اور بلند اقبالی ہے کہ انبیاء کرامؓ اور صحابہ و تابعین کی بوسہ گاہ کو بوسہ دیا جائے جو درحقیقت ان کے مطہر و مقدس ہونٹوں کو بوسہ دینے کے مترادف ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ كَانَتْ أَبْيَضَ مِنَ اللَّبَنِ سَوْدُهُ مِثْلَ خَطَايَا بَنِي آدَمَ۔
عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْحَجَرُ الْأَسْوَدَ وَالْمَقَامُ الْإِبْرَاهِيمِيَّ يَأْتُو تَابِ مِنْ الْجَنَّةِ۔
حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حجر اسود دودھ سے زیادہ سفید تھا جبکہ اسے آسمان سے اتارا گیا تھا۔ بنی آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر ڈالا۔
ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حجر اسود اور مقام ابراہیمی دونوں جنتی یا قوت ہیں۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں :

أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ دَعَا عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ اسْتَجَابَ اللَّهُ دُعَاءَهُ۔
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص بھی حجر اسود کے آغوش میں اللہ تعالیٰ سے مانگے گا۔ اللہ تعالیٰ اسکی دعاؤں کو قبول فرمائیگا۔

یہ بھی منقول ہے کہ یہ پتھر اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا دست راست ہے۔ اپنے بندوں سے اسکی وساطت مصافحہ فرماتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے اس پتھر کو بوسہ دیتے وقت فرمایا تھا :

وَاللَّهُ إِنْ عَلِمَ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ لَوْلَا يُقْبَلُكَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمَا قَبَّلْتُكَ۔
خدا کی قسم مجھے یقین ہے کہ آپ ایک سیاہ پتھر ہیں۔ نہ کسی کو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان اگر حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا بوسہ نہ لیتے تو آج میں آپ کا بوسہ نہ لیتا۔

”إِثْمَانُ السَّعَادَةِ“ میں حضرت علیؓ سے منقول ہے۔ اِنَّهُ يَنْفَعُ وَيَضُرُّ۔ کہ یہ پتھر نفع و نقصان

فدلیہ ہے۔ درحقیقت حضرت عمرؓ نے مشرکین عرب کے غلط عقائد کی اصلاح کے باعث فرمایا تھا کہ یہ پتھر اس لئے نہیں چروا جاتا کہ یہ بذات خود کسی کو نفع پہنچا۔ نہ والا یا نقصان دہ ہے۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی مطلوب ہے۔ اور حضرت علیؓ کے فرمان کا یہ مقصد ہے کہ اسکو بوسہ دینے اور اس کے پاس دعا کرنے سے رب البیت برکات و عنایات نازل فرماتے ہیں۔

شیخ طریوس رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اس پتھر کی یہ خاصیت ہے کہ آگ کی حرارت اس پر کبھی اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ اسکو اگر کئی دن آگ میں رکھا جائے یہ ٹھنڈا رہے گا۔ اور اگر اسکو پانی میں ڈالیں تو مکڑی کی طرح پانی کی سطح پر تیرتا رہے گا۔ اور کبھی نہیں ڈوبے گا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللَّهُ
لَيَبْعَثَنَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ
عَيْنَانِ يَبْصُرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ
بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقِّ
(رواه الترمذی)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پتھر کے بارے میں فرمایا۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اس پتھر کو قیامت کے دن اٹھا لے گا۔ جبکہ اسکی دعا نکلیں ہوں گی جن سے یہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس کے ذریعہ ان خوش قسمت لوگوں کے بارے میں گواہی دے گا جنہوں نے

خلوص و صداقت سے اسکو بوسے لئے ہیں۔

طواف | حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر طواف کی نیت کے بعد دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر بسم اللہ اللہ اکبر و اللہ الحمد پڑھ کر اسکو بوسہ دینے کے لئے آگے بڑھیں اگر بوسہ ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھ کر ہاتھوں کو چوم لینا چاہئے۔ اگر دونوں ہاتھوں کا رکھنا مشکل ہو تو صرف دائیں ہاتھ رکھ دیں اور اگر ہجوم زیادہ ہو تو پھر کسی کو دھکیلنے کی ضرورت نہیں دوسرے اشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو چوم لینا چاہئے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ مظاف میں اتنا ہجوم نہیں۔ اکثر حاجی مہجری کو چلے گئے ہیں کل عرفہ کا دن ہے۔ ہمیں ہر شوط میں حجر اسود کا بوسہ نصیب ہوتا ہے۔ ہم جیسے دیر سے پہنچنے والوں کی قلیل تعداد رہ گئی ہے۔

مناسک حج کی کتابوں میں ہر شوط کی علیحدہ دعائیں درج ہیں۔ اگر کتاب سے دعائیں پڑھیں یا یاد سے دونوں بہتر ہیں اور اگر قرآن مجید کی کچھ سورتیں یاد ہیں تو انکی تلاوت بھی افضل ہے اگر دعائیں یاد نہیں تو رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی دعا پڑھیں۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ پڑھیں۔ امام زین العابدینؑ جب

اُسی رات کے وقت یہاں پہنچے تھے تو انہوں نے طواف کرتے ہوئے یہ دعائیہ اشعار پڑھے تھے۔

يَا مَنْ يَجِيبُ دَعَا الْمُحْتَطِرِ فِي الظُّلَمِ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ وَالْبَلَاءِ مَعَ الشَّقَمِ
اسے میرے مولا جو تاریکیوں میں پریشان حال کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اور ہر تکلیف مصیبت اور بیماریوں کو دور فرماتا ہے۔

تَدْنَامُ وَفَدَكَ حَوْلَ الْبَيْتِ وَشَبَّهَا دَعَيْنَ جُودِكَ يَا مَوْلَانِي لَمْ تَنْهَمْ
آپ کے نہان خانہ کعبہ کے ارد گرد سوتے ہوئے ہیں اور کچھ بیدار ہیں۔ مگر اے مولا آپ کی چشم سنا کبھی نہیں سوتی۔

إِنْ كَانَ عَفْوُكَ لَا يَرْجُوهُ ذُو خَطَاٍ فَمَنْ يَجُودُ عَلَى الْعَامِيْنَ بِالْبَحْمِ
اگر تیرے بخشش و کرم کی امید خطاوار نہ رکھیں، بھلا کون گنہگاروں کو نعمت و درگزر سے نوازے گا۔

هَبْ بَنِي بِجُودِكَ فَضْلَ الْعَفْوِ ذَلِ يَا مَنْ إِلَيْهِ رَجَاءُ الْخَلْقِ فِي الْحَمِّ
اپنے جو د و کرم سے میرے گناہوں اور لغزشوں کو معاف فرما۔ تمام مخلوق کی امیدیں تیرے کرم پاک سے وابستہ ہیں۔

(بعض اکابر نے یہ اشعار شیخ اکبر ابن عربی ”کیطوف منسوب“ میں)

پہلے تین چکروں میں ”دل“ (موندوں کو ہلاتے ہوئے تیز قدم چلنے کو دل کہتے ہیں)۔
باقی چار چکروں میں اپنی چال چلنا چاہئے۔ ”حطیم“ دیکھا۔ ”رکن میانی“ کا استلام نصیب ہوا۔ احرام کے کپڑے اور جسم کے ظاہری اعضاء ملتزم کے التزام سے مسعود و محفوظ ہوئے۔ ”باب الکعبۃ“ (کعبہ کا دروازہ) اور ”حجر اسود“ کے درمیان جگہ کو ملتزم

حطیم
رکن میانی

کہتے ہیں۔ یہاں انتہائی تواضع و انکساری کے ساتھ رب البیت سے اپنے لئے اور اپنے والدین و اقارب۔ اساتذہ و مشائخ غرض تمام متعلقین و جملہ اہل اسلام کیلئے دعائیں مانگنی چاہئیں۔ مَنْ دَقَّ بَابَ كَرِيمٍ فَتَحَتْ جُوسُخِي كَعْدَ وَانْزَعَتْ كَحْشَا ثَمَّ غَاوَهُ مَقْصُودُ پَاكِرْ جَابِیْكَ۔
اکرم الاکرمین کے بارگاہ قدس میں بجا جت و انتہائی عاجزی کے ساتھ جو دعا بھی مانگیں اُسے شرف قبولیت نصیب ہوگی۔

مقام ابراہیم | ملتزم کے پاس دعا کر کے ”مقام ابراہیم“ میں دو رکعت پڑھ لیں۔ مقام ابراہیم

باقی صفحہ پر